پیکر علم وعمل عظیم مشرقیؒ کی روح کو سلام

ڈاکٹرظہوراحمداعوان

(کالم نگار۔۔پشاور)

حضرت علامہ مشرقیؒ اپنے چاہنے والوں کے دلوں میں کتناگھرکرچکے ہیں یاان کی زندگیوں پران کاکتنا اثرIMPACT ہے اس کااندازہ آج کی نئی نسل نہیں لگاسکتی۔ بدنصیبی یہ ہے کہ نژادنوکوپتہ ہی نہیں ہے کہ ہمارے درمیان کیسی نابغہ روزگارشخصیت موجودتھی۔جس نے قرآن کی حقیقی تعلیم اورپیغام عمل کااپنی زندگی پراطلاق کرکے دنیابھرکے مسلمانوں کو روشنی کاراستہ دکھایا۔جس آدمی نے خاکساراعظمؒ کو دیکھاہے،سناہے،ان کے کلام وپیام کامطالعہ کیاہے،وہ اس کا گرویدہ جان نثارہوگیاہے۔علامہ مشرقیؒ بہت بڑے عالم باعمل تھے،انہوں نے سچے اسلام کی حقیقی روح کودریافت کرلیاتھا۔اس کاخلاصہ نچوڑکرمسلمانان عالم کے سامنے اپنی سادہ اورمثالی زندگی کے ذریعے پیش کردیاتھا۔اپنے علم وفضل اور جلالت فکرو نظرکو انہوں نے اپنی تصانیف تک محدودرکھا۔یہ تحریریں انہوں نے دنیا کے بڑے دانشوروں اورسکالروں کے لیے لکھی تھیں۔ عام آدمی ان کی تحریروں کے مفاہیم کی تہہ تک پہنچ بھی نہیں سکتا۔قرآن،اسلام اورسیرۃ صاحب فرقان سے انہوں نے خاکساری اورعجزوانکسارکی قدروں کواخذکیا۔انہیں اپناتے ہوئے اپنی زندگی کوایک رول ماڈل کے طورپرپیش کیا،خاک پسندی،خاک نشینی،خاکی رنگ ان کی زندگی اورحکمت کے استعارے ہیں،وہ انسان کی اناورتفاخرکوخداکے حضور سرنگوں کرناچاہتے تھے،وہ اس سجدے کے تمنائی تھے،جس کے بعدباقی کے سجدے ختم ہوجاتے ہیں،وہ انسان کو اس کی فکر ی وذہنی عظمت سے آگاہ کرتے ہیں،تسخیرکائنات کے رموزسکھاتے ہیں،وہ قرآن حکیم کی سائنس وحکمت کواعلیٰ ترین ٹیکسٹ بک سمجھتے ہوئے اس پرعمل پیراہونے کی تلقین کرتے ہیں،وہ قوت کے حصول کوغلبہ اسلام کے لیے لازمی گردانتے ہیں،یہ قوت محض اقتدار اوراختیار کی قوت نہیں،سائنس وحکمت اوردانش ودانائی کی قوت ہے جوخوبصورت بھی ہے، پرکیف بھی ہے اورانسانی حیات

کاآئیڈیل بھی ہے،وہ اس قوت کے سرہانےقرآنی فہم کی قندیل روشن کرنا چاہتے تھے ان کی قوت محض جبروجلا کی بے مہار قوت نہیں جو انسانی بستیوں کو تاخت وتاراج کرنے کے درپے ہو، وہ قوت کو خیر اور خیر کو صداقت وحسن کا متبادل گردانتے تھے۔ان کے تصور قوت وغلبہ اسلام کے افکار کو درست طور پر نہیں سمجھاگیا،ان پرفاشزم وآمریت کے پرستار ہونے کے الزامات لگے،انہیں اندھی قوت کاپرچارک قراردیاگیاہے،ان کے افکارکوخود ساختہ معنی پہناکرملت اسلامیہ کوان سے برگشتہ کرنے کی دانستہ کوششیں کی گئیں۔ سچ تویہ ہے کہ ان کے مقلدین ان کونابغہ تومانتے ہیں،انہیں ایک بڑاحساب دان،مفکراورمفسرقرآن واسلام بھی تسلیم کرتے ہیں۔عالم باعمل اوربے بدل بھی گردانتے ہیں،مگران کی سوچ کوعام کرنے کے لیے کوئی قدم نہیں اٹھاتے۔ڈریہ ہے کہ وہ نسل جس نے علامہؒ صاحب کودیکھا،ان کے زیرسایہ فکری ونظریاتی تربیت پائی،جب چندبرس کے بعدمکمل طورپرختم ہوجائے گی توعلامہ مشرقیؒ کے نام اورکام پرجان چھڑکنے والاکون باقی رہے گا۔اب تک تویہ صورتحال اتنی بری نہیں ہے۔علامہؒ صاحب کوہم عصرنسل نے اپنی اولادوں کوعلامہ مشرقیؒ کی بصیرت اورکرداروعمل کی رفعتوں سے آگہی دلادی ہے۔اب یہ نسل علامہ مشرقیؒ صاحب کی عقیدت ومحبت کو آگے اپنی اولاد تک کس حد تک منتقل کرتی ہے یہ کہنا آسان نہیں ہے،ضرورت اس امرکی ہے کہ علامہ مشرقیؒ کے کلام وپیام کوسادہ ترین الفاظمیں گھرگھرپہنچایاجائے۔آج ہمارامعاشرہ جس قسم کی بے عملی،منافقت اور ریاکاری میں گرفتارہوچکاہے۔دولت وحشمت کے جھوٹے خداؤں کوجس طرح پوجاجا رہاہے۔انسانی اناؤں پرجس طرح روغن قازمل کرانہیں انسانی سکون کے قتل وعام کے لیے استعمال کیاجارہاہے۔فرقہ بندی،گروہی سیاست،علاقائی سوچیں،لسانیت پرستی کے بت،جماعت کی آستینوں سے نکل کرجس طرح رقص ابلیس میں مصروف ہیں اورجس طرح ملت کی وحدت کو مختلف حےلوں بہانوں سے پارہ پارہ کرکے قومی خودی کوبربادکردیاگیا ہے۔ایسے عالم مےں اےک مشرقیؒ کی اس قوم کو ضرورت ہے،اےساشخص جو مشرق ومغرب کے علوم کواپنے اندرمجتمع کرچکا ہے،جو علم وعمل کابے مثل مظہرہو،ایساانسان جس کی ذہانت کی قسم کھائی جا سکے، جس کی محنت،ایثار،پیشگی اورفکررساکی مثال دی جا سکے،جوبنگلوں،کوٹھیوں،مراعات اور دنیاوی لوگوں کوٹھکراکر،عام گرے پڑے مظلوم ومعصوم انسانوں کاساتھی وہم نواہے،جس پرملت مسلمہ کااعتمادہے،ایسے شخص کی اس قوم کو اشدشدےدضرورت ہے۔ہماری سیاسی،مذہبی،فکری قیادتیں مضمحل اور ناکارہ ہو چکی ہے۔ایک طبقہ متکرین پیدا ہوکرطبقہ ستفحفین کی اکثریت کابے رحمانہ استحصال کررہا ہے۔دانشور طبقہ منافقوں کاشکارہوگیاہے۔ایسے میں قوم ایک نجات وہندہ کی تلاش میں ہے۔ایسے میں علامہ مشرقیؒ اور علامہ اقبالؒ جیسے رفیع الفکرمفکروں کے ابھرکرسامنے آنے کی توقعات بڑھ جاتی ہیں۔مسلمان قوم کی اکثریت خاکسار فطرت ہے،اسے ایک رہنماکی

ضرورت ہے۔علامہ مشرقیؒ پرحال ہی میں ایک کتاب’’نابغہ عصرمشرقیؒ‘‘کے نام سے ڈاکٹررشیدنثارنے تحریرکی ہے،اس کتاب کے بعض مندرجات سے اختلاف کی گنجائش موجودہے۔خاص طورپرعلامہ اقبالؒ کے حوالے سے ان کاتجزیہ بحث طلب ہے۔اس کے باوجوداس طرح کی کوششیں جاری رہنا چاہئیں۔

علامہ مشرقیؒ غلام ہندوستان میں آزادی کی روح تھے۔ خاکساراعظم کے چاہنے والے ایک مشرقی فاؤنڈیشن بنائیں جس کے تحت فکرمشرقیؒ کوآسان،سادہ اور قابل فہم اندازمیں نژادنوتک پہنچایا جائے۔علامہ مشرقیؒ کی زندگی پربھرپوردستاویزی فلمیں بنائی جائیں۔ان کے کلام وپیام کو عام کرنے کے لیے مذاکرات،مباحثے کرانے چاہئیں۔سرکاری ریڈیو،ٹی وی اور ابلاغ اگرتعاون نہ بھی کریں توبھی خاکساربرداری خودمشرقیؒ کوزندہ کرنے کے لیے اٹھ کھڑی ہو۔مشرقیؒ توزندہ ہیں ہم ہی مرچکے ہیں،مشرقیؒ غلام ہندوستان میں آزادی کی روح تھے،ہم نام نہادآزادپاکستان میں غلام ابن غلام بن چکے ہیں۔